امام قتادہ بن دعامہ السدوسی کے تفسیری تفردات

Exegesis distinction of Imam Qatadah bin Duamah Al-Sudosi

Sidra Zafar
MPhiL, Department of Islamic Studies, The Women University Multan
Email: sidrazafar1123@gmail.com ORCID: https://orcid.org/0009-0004-9026-4487

Dr.Ruqia Bano
Lecturer, Department of Islamic Studies, The Women University Multan
Email: ruqia.6089@wum.edu.pk ORCID: https://orcid.org/0000-0002-4380-3546

Abstract:

The Companions, May Allah be pleased with them, were the educated people who acquired knowledge from the Holy Prophet (peace be upon him). He was fully aware of the reason for the revelation of the Holy Qur'an and its wisdom and its prohibitions. They established institutions to teach the Holy Qur'an during the Prophet Hood and thereafter. A large group of followers gained the understanding of the Qur'an from him.
In this way, a large group of people who knew the interpretation of the Qur'an was prepared, whose Tafsir was called Tafsir Manqul. Imam Qatadah bin Diamah is also one of the Tabieen commentators who are the companions and students of the Tabieen. His exegetical sayings are present in all the basic interpretations and it is necessary for an exegete to be aware of these sayings.

Keywords:

Tafseeri Aqwal, Qatadah Bin Diamah, Interpretation, Specifics,

صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین اللہ تبارک وتعالیٰ کی تربیت یافتہ جماعت تھے جنھوں نے دربار رسالت میں زانوئے تلمذ طے کیا ان کے سامنے قرآن نازل ہوا اور وحی الہی کے شان نزول اور اس کی حکمتوں اور اس کے قصص حلال وحرام سے بین طور پر آگاہ تھے عہد رسالت اور بعد کے ادوار میں انہوں نے تفسیر اور حدیث کے حلقہ دروس قائم کیے آپ سے علم حاصل کرنے والے تابعین اور ان کے شاگرد قرآن کے صحیح مفاہیم سے آگاہ ہو گئے اور مفسرین قرآن کی ایک عظیم الشان جماعت تیار ہو گئی امام قتادہ بن دعامہ بھی صحابہ رسول ﷺ اور تابعین کے

شاگردوں میں سے ایک مفسر ہیں جن کی تفسیر سے کوئی تفسیر بالماثور مستغنی نہیں ہوسکتی آپ کی علمی جلالت وشان کی عکاسی یہ بات بھی کرتی ہے تمام امہات تفاسیر میں آپ کے اقوال پائے جاتے ہیں اور ان اقوال تفاسیر سے کوئی بھی مفسر بے نیاز نہیں ہوسکتا جو مفسر بھی تفسیر بالماثور کا ارادہ کرے اسے لامحالہ امام قتادہ بن دعامہ کے تفسیر اقوال کی طرف دیکھنا ہوگا۔

نام و نسب

آپ کا نام قتادہ بن دعامہ السدوسی ہے، آپ ٦١ھ میں پیدا ہوئے، آپ پیدائشی نابینا تھے، آپ عربی الاصل تھے اور بصرہ کے رہنے والے تھے۔

آپ کے سلسلہ نسب کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے، بعض نے آپ کا سلسلہ نصب یوں بیان کیا ہے:

> "قتادة بن دعامه بن قتادة بن عزيز عمرو بن ربيعة بن عمر بن الحارث بن سدوس بن شيبان بن ذهل بن ثعلبه بن عكاشة بن صعب بن علي بن بكر بن وائل بن فاسط بن هب بن أفعى بن جديلة بن أسد بن بن ربيعة بن نزار بن معد بن عدنان".

اور بعض حضرات نے آپ کا نسب یوں بیان کیا ہے:

> "قتادة بن دعامه بن عكاشة بن عزيز بن كريم بن عمرو بن الحارث بن سدوس". [1]

امام قتادہ کی کنیت "ابوالخطاب" ہے۔ آپ کی نسبت "السدوسی، البصری" ہے اور آپ اپنے دادا "سدوس بن شیبان کی نسبت کی وجہ سے سدوس کہلائے۔ [2]

تعلیمی سفر:

امام قتادہ کو علم کے ساتھ فطری طور پر لگاؤ تھا، حصول علم کا شوق ہونے کے ساتھ ساتھ آپ قوی الحافظہ بھی تھے۔ ایک مرتبہ جو چیز سن لیتے تھے وہ ہمیشہ کے لیے آپ کے ذہن میں محفوظ ہوجاتی تھی۔

فضل وکمال

علم کے ذوق وشوق، تلاش وجستجو اور قوت الحافظہ نے ان کو قرآن، تفسیر، حدیث فقہ، لغت، ایام عرب اور نسب وغیرہ کے علوم کا دریا بنادیا تھا۔ [3]

قرآن:

امام قتادہ قرآن مجید کے حافظ تھے اور آپ مفسر قرآن کے اعتبار سے بہت مشہور تھے قرآن مجید کو نہایت توجہ اور شوق سے یاد کرتے تھے۔ بڑی بڑی سورتوں میں ایک لفظ کی غلطی بھی نہ کرتے تھے۔

تفسیر:

تفسیر قرآن کے وہ بہت بڑے عالم تھے، آیات قرآنی کی تفسیر و تاویل میں ان کی نظر نہایت وسیع تھی، وہ خود کہتے تھے کہ قرآن میں کوئی ایسی نہیں ہے، جس کے متعلق میں نے کچھ نہ کچھ نہ سنا ہو۔

حدیث:

امام قتادہ کا اصل علم فن حدیث تھا، آپ علم حدیث میں نہایت بلند مقام رکھتے تھے، آپ عراق کے سب سے بڑے حافظ حدیث مانے جاتے تھے۔[4]

شیوخ

امام قتادہ نے دیگر صحابہ کرام اور اکابر تابعین سے سماع حدیث کیا۔ امام قتادہ کے اصل شیخ حسن بصری تھے۔ زیادہ تر انہی کے سرچشمہ سے فیض یاب ہوئے۔ ان کے علاوہ درج ذیل شیوخ سے علم حاصل کیا۔

(۱) انس بن مالک[5]

(۲) حضرت سعید بن المسیب[6]

(۳) حسن بصری[7]

(۴) عطاء بن ابی رباح[8]

(۵) عکرمہ[9]

آپ کے تمام اساتذہ اپنے وقت کے درخشاں ستارے تھے ان اہل علم و فضل کی جھلک قتادہ کے علم میں بھی دکھائی دیتی تھی۔

تلامذہ

امام قتادہ سے بہت سے تبع و تابعین نے کسب فیض حاصل کیا، ان کی فہرست نہایت طویل ہے جبکہ بعض قابل ذکر تلامذہ کے نام یہ ہیں۔

(۱) ایوب السختیانی (۲) معمر بن راشد (۳) حماد بن سلم (۴) شعبہ بن الحجاج

آپ کے اساتذہ کی طرح تلامذہ نے بھی علم فضل میں بہترین مقام حاصل کیا ہر ایک اپنے دور کا شمس ثابت ہوا۔

علمی حیثیت:

امام قتادہ پیدائشی نابینا ہونے کے باوجود بہت سی خداداد صلاحیتوں کے مالک تھے،اللہ تعالیٰ نے انہیں قوی حافظے کی دولت سے نوازا تھا، وہ علم حدیث، علم تفسیر، میں بلند مقام رکھتے تھے۔ امام قتادہ کی علمی حیثیت کے متعلق علماء کے اقوال درج ذیل ہیں۔

- معمر لکھتے ہیں:

امام قتادہ نے حضرت سعید بن المسیب کے پاس آٹھ دن قیام کیا۔ انہوں نے تیسرے دن کہا اے نابینا یہاں سے کوچ کر جاؤتم نے مجھے لا جواب کر دیا۔ امام قتادہ نے کہا حضرت میں نے کبھی کسی محدث سے یہ نہیں کہا کہ حدیث دوبارہ دہرا دیجئے۔ میرے کانوں نے ایسی کوئی چیز نہیں سنی جو میرے دل (یعنی حافظہ) میں محفوظ نہ کی گئی ہو۔

- ابن سیریں فرماتے ہیں:

قال ابن سيرين: قتادة أحفظ الناس[10]

"قتادہ لوگوں میں سب سے زیادہ حافظہ والے تھے"۔

- شعبہ لکھتے ہیں:

قال شعبة: قصصت على قتادة سبعين حديثا كلها يقول فيها[11]

"جس نے امام قتادہ کو ایک بار ستر احادیث بیان کیں آپ نے ساری بیان کر دیں"۔

- معمر کہتے ہیں:

"میں نے زہری سے پوچھا کہ آپ کے ہاں قتادہ بڑے عالم ہیں یا مکحول؟ فرمایا! قتادہ بڑے عالم ہیں۔ مکحول کے پاس تو تھوڑا سا علم ہے"۔

- بکیر بن عبد اللہ الحزنی فرماتے ہیں:

"میں نے قتادہ سے زیادہ حافظے والا شخص کبھی نہیں دیکھا۔ وہ جیسے حدیث سنتے اسے ویسے ہی روایت کرتے تھے"۔

- ابن سعد فرماتے ہیں کہ:

"قتادہ ثقہ تھے اور حدیث کے معاملہ میں ذرا کمزور رائے رکھتے تھے"۔

- ابن حبان "الثقات" میں لکھتے ہیں:

وقال بن حبان في الثقات كان من علماء الناس بالقرآن والفقه ومن حفاظ أهل زمانه.[12]

"قتادہ قرآن اور فقہ کے بڑے عالم تھے اور اپنے زمانے کے حافظ حدیث شمار ہوتے تھے"۔

- عبد الرزاق معمر سے روایت کرتے ہیں کہ:

"قتادہ مستحب سمجھتے تھے کہ احادیث مبارکہ بغیر وضو کے نہ پڑھی جائیں"۔

- مطر دالوراق کہتے ہیں:

وقال مطر الوراق ما زال قتادة متعلما حتى مات.[13]

"قتادہ موت تک علم حاصل کرتے رہے"۔

- علامہ نووی لکھتے ہیں:

"امام قتادہ کی جلالت شان اور فضیلت علمی پر سب کا اتفاق ہے"۔

- ابن حیان کا بیان ہے کہ:

"امام قتادہ قرآن کے سب سے بڑے جاننے والے تھے،ابن ناصر الدین ان کو مفسر الکتاب لکھتے ہیں"۔

- حافظ ذہبی لکھتے ہیں کہ:

امام قتادہ حافظ وعلامہ تھے اور عراق کے سب سے بڑے حافظ حدیث مانے جاتے تھے"۔[14]

امام قتادہ کی تاریخ وفات میں اختلاف ہیں امام ذہبی نے ۱۱۸اور ۱۱۷ھ تحریر کی ہے[15] اور ابن حجر عسقلانی نے بھی یہی تحریر کیا ہے امام قتادہ ۱۱۸ھ میں طاعون سے فوت ہوئے۔[16]

امام قتادہ کا تفسیری منہج

امام قتادہ تفسیر قرآن کے بہت بڑے عالم تھے آیات قرآنی کی تفسیر و تاویل میں ان کی نظر نہایت وسیع تھی آپ نے براہ راست صحابی رسول ﷺ سے علم حاصل کیا اس لیے آپ کی تفسیر حجت اور دلیل ہے تقریبا تمام کتب تفاسیر بالماثور میں آپ کے اقوال سے استفادہ کیا گیا ہے، آپ کو علماء اور مفسرین نے تفسیر میں امام اور حجت قرار دیا ہے۔

اور ابن ناصر الدین امام قتادہ کو مفسر الکتاب لکھتے ہیں۔

امام قتادہ کا تفسیری منہج تفسیر بالماثور ہے کیونکہ وہ قرآنی آیت کی تفسیر قرآن کی ہ دوسری آیت کے ذریعہ کرتے ہیں۔

ابو ہلال لکھتے ہیں کہ:

"میں نے قتادہ سے مسئلہ دریافت کیا تو وہ کہنے لگے مجھے علم نہیں، میں کہا اپنی رائے سے بتادیجئے کہنے لگے میں نے چالیس سال سے اپنی رائے سے کوئی مسئلہ نہیں بتلایا"۔

اس سے پتہ چلتاہے کہ ان کا تفسیری منہج تفسیر بالماثور ہے۔[17]

تفسیری تفردات:

امام قتادہ اگرچہ تفسیر بالماثور کرتے ہیں لیکن کہیں کہیں ان کے اور دیگر علماء کے اقوال تفیس میں فرق بھی پایا جات ہے اس وقت کبھی اپ کے اقوال راجح ہوتے ہیں اور کبھی دیگر مفسرین کے۔امام قتادہ کے اقوال دیگر علماء سے مختلف اور زیادہ مستند اقوال ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔ سورۃ البقرہ کی آیت جس میں نماز کا ذکر ہوا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

۱۔ ﴿الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنفِقُونَ﴾[18]

"جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں پابندی سے پورے اہتمام کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے رزق دیا ہے اس میں سے خرچ بھی کرتے ہیں"۔

امام قتادہ کے اقوال

امام قتادہ کہتے ہیں کہ "إقامة الصلوة" کا معنی نمازوں کو ان کے اوقات میں ادا کرنا ہے اس کے لیے وضو کرنا، رکوع کرنا اور سجدہ کرنا ہے اور وَمِمَّا رَزَقْنٰهُم يُنفِقُونَ طلب نقل کیا ہے کہ وہ اللہ کے فرائض میں خرچ کرتے ہیں جو اللہ نے ان پر فرض کیے ہیں یعنی اس کی اطاعت کرتے ہیں اور اس کے راستے میں خرچ کرتے ہیں۔[19]

دیگر علماء کے اقوال:

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ کے معنی زکوۃ ادا کرتے ہیں۔

"مقاتل فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وقت کی نگہبانی کرنا، کامل طہارت کرنا، رکوع سجدہ پورا کرنا، تلاوت اچھی طرح کرنا، التحیات اور درود پڑھنا"إقامة الصلوة" ہے۔[20]

اس آیت کے بارے میں امام قتادہ کے اقوال دوسرے علماء کے اقوال سے مختلف ہیں۔ امام قتادہ کہتے ہیں کہ اس آیت میں نماز کے وقتوں کا خیال رکھنا، رکوع کرنا، سجود کرنا اور اقامت کی نگرانی کرنا، کامل طہارت کرنا، رکوع، سجدہ کرنا، تلاوت کرنا اور "اقامت صلوٰۃ" ہے اور وَمِمَّا رَزَقْنٰهُم يُنفِقُونَ کے معنی امام قتادہ بیان کرتے ہیں کہ وہ اللہ کے فرائض میں خرچ کرتے ہیں اور اللہ کی اطاعت کرتے ہیں جبکہ ابن عباس نے معنی زکوۃ ادا کرنے کے بتائے ہیں۔

۲۔ ﴿وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلوٰةِ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَي الْخٰشِعِيْنَ﴾[21]

"صبر اور نماز کے ذریعے مدد مانگو۔ نماز بہت مشکل کام ہے مگر ان لوگوں کے لیے جو خشوع و خضوع والے ہیں"۔

اس آیت کے بارے میں "امام قتادہ" کے اقوال:

امام عبد بن حمید حضرت قتادہ سے روایت ہے نماز اور صبر اللہ کیطرف معونت ہیں پس ان دونوں سے مدد طلب کرو۔

امام ابن جریر، ابو العالیہؒ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے نماز پڑھنا مقصود ہے اور جان لو صبر اور نماز اللہ کی اطاعت ہیں۔[22]

امام ابن قتادہ کے نزدیک صبر اور نماز معونت ہیں اور جبکہ دیگر کے نزدیک اللہ کی خوشنودی کے لیے نماز پڑھنا مقصود ہے نہ کہ مدد طلب کرنے کے لیے۔

۳۔ ﴿حٰفِظُوْا عَلَي الصَّلَوٰتِ وَالصَّلوٰةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ﴾[23]

"اپنی تمام نمازوں اور بالخصوص نماز وسطی کی محافظت اور پابندی کرو اور اللہ کی بارگاہ میں خشوع و خضوع ساتھ کھڑے ہو جاؤ"۔

اس آیت کے بارے میں امام قتادہ لکھتے ہیں۔

- "والصلوٰۃ الوسطی" سے مراد نماز عصر ہے اس سے پہلے دن کی دو نمازیں ہیں اور اس کے بعد رات کی دو نمازیں ہیں۔
- حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ "والصلوٰۃ الوسطی" سے مراد نماز صبح ہے۔[24]
- اس آیت کے بارے میں "والصلوٰۃ الوسطی" کے بارے میں بیان کیا گیا ہے اس کے متعلق امام قتادہ اور دیگر علماء کے اقوال میں فرق ہے۔ امام قتادہ کے نزدیک "والصلوٰۃ الوسطی" سے مراد عصر کی نماز ہے۔ جبکہ دوسرے علماء کے نزدیک "والصلوٰۃ الوسطی" سے مراد فجر کی نماز ہے۔
- اس آیت کے بارے میں امام قتادہ کا موقف زیادہ راجح (راجح) ہے۔

۴۔ ﴿اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ۭ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ﴾[25]

"حج چند مقرر مہینوں میں ہوتا ہے اور جو شخص بھی اس زمانے میں اپنے اوپر حج لازم کرے اسے عورتوں سے مباشرت، گناہ اور جھگڑے کی اجازت نہیں ہے اور تم جو بھی خیر کرو گے خدا اسے جانتا ہے اپنے لئے زادِراہ فراہم کرو گے، خدا اسے جانتا ہے اپنے لیے زادِ راہ فراہم کرو کہ بہترین زادِ راہ تقوی ہے اور اے صاحبان عقل ہم سے ڈرو"۔

- امام قتادہ کہتے ہیں کہ أَشْهُر مَعْلُوماتٌ سے، مراد شوال ذوالقعدہ اور دس دنوں سے مراد ذوالحجہ کے پہلے دس دن ہیں۔
- حضرت ابن عباسؓ کا قول ہے کہ کسی شخص کو لائق نہیں کہ حج کے مہینوں کے سوا بھی حج کا احرام باندھے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "أَشْهُر مَعْلُوماتٌ "[26]
- اس آیت میں لفظ أَشْهُر مَعْلُوماتٌ کے بارے میں امام قتادہ اور حضرت ابن عباسؓ کے اقوال میں فرق ہے۔

امام قتادہ کہتے ہیں کہ أَشْهُر مَعْلُوماتٌ سے مراد شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے دس دن ہیں جبکہ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ أَشْهُر مَعْلُوماتٌ سے مراد ہے کہ حج کے مہینوں کے علاوہ احرام باندھنا حرام ہے۔

٥. ﴿واذْكُروا اللهَ فِي أَيَّامٍ مَّعْدُودٰتٍ ۭ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ۭ واتَّقُوا اللهَ وَاعْلَمُوْٓا أَنَّكُمْ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ﴾.[27]

"اور چند معین دنوں میں اللہ کا ذکر کرو جو دو دن میں جلدی کرے اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو دیر کرے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں جو ڈر جائے، اللہ سے ڈر جاؤ اور جان لو تم اس کی طرف اکٹھے کیے جاؤ گے"۔

- امام قتادہ سے روایت ہے لِمَنِ اتَّقٰى کے معنی ہیں کہ حج میں تقویٰ کا پیکر رہا ہے قتادہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ہے جس نے حج میں تقویٰ اختیار کیا اس کے پہلے گناہ معاف ہو گئے۔
- حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ لِمَنِ اتَّقٰى کا مطلب ہے جو احرام کی حالت میں شکار سے بچا۔[28]

اس آیت میں امام قتادہ اور دیگر علماء کے اقوال میں فرق ہے امام قتادہ فرمات کے نزدیک لِمَنِ اتَّقٰى کا مطلب ہے کہ اس سے مراد حج میں تقوی اختیار کرنا ہے جب کہ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ لِمَنِ اتَّقٰى سے مراد احرام کی حالت میں شکار نہ کرنا ہے۔

۶. ﴿والذين يتوفون منكم ويذرون أزواجا يتربصن بأنفسهن أربعة أشهر وعشرا فإذا بلغن أجلهن فلا جناح عليكم فيما فعلن في أنفسهن بالمعروف والله بما تعملون خبير﴾[29]

"اور جو لوگ تم میں سے فوت ہو جائیں اور اپنی بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ عورتیں اپنے آپ کو چار ماہ اور دس دن روکے رکھیں، جب ان کی عدت پوری ہو جائے تو تم ہر کوئی گناہ نہیں جو وہ اپنے نفسوں کا فیصلہ معروف طریقے سے کریں اللہ اعمال سے خوب باخبر ہے"۔

- امام قتادہ کہتے ہیں اولاد والی لونڈی کی عدت جبکہ اس کا سردار فوت ہو جائے دو ماہ پانچ راتیں ہی ہے۔
- حضرت عمرو بن العاص کا قول ہے کہ لوگو! سنت نبوی کو ہم پر خلط ملط نہ کرو، اولاد والی لونڈی کی عدت جبکہ اس کا سردار فوت ہو جائے چار ماہ دس دن ہے۔[30]

اس آیت میں بیوہ لونڈی کی عدت کے بارے میں حکم ہے اور اس کے متعلق امام قتادہ اور دیگر علماء کی رائے میں اختلاف ہے۔ امام قتادہ کے نزدیک ایسی لونڈی جس کی اولاد ہو اگر اس کا سردار فوت ہو جائے تو اس کی عدت دو ماہ پانچ راتیں ہیں جبکہ حضرت عمرو بن العاص اور دیگر علماء کی رائے ہیں کہ ام الولد (لونڈی) کی عدت چاہ ماہ دس دن ہی ہو گی۔

۷. ﴿في قلوبهم مرض فزادهم الله مرضا ولهم عذاب أليم بما كانوا يكذبون﴾[31]

"ان کے دلوں میں بیماری ہے اللہ نے ان کی بیماری کو بڑھا دیا ان کے لیے ان کے جھوٹ بولنے کی وجہ سے دردناک عذاب ہے"۔

- امام قتادہ کہتے ہیں کہ "مرض" کا معنی اللہ کے امر میں شک کرنا نقل کرنا ہے۔
- ابن جریر نے ابن زید سے اس آیت کا مفہوم بیان کیا ہے کہ دین میں فرض ہے اس سے مراد جسمانی مرض نہیں ہے۔ اس سے مراد منافقین ہیں اور مرض سے مراد وہ شک ہے جو انہیں اسلام کے متعلق لاحق تھا۔[32]

اس آیت کے بارے میں امام قتادہ اور دیگر علماء کی رائے میں فرق ہے۔ امام قتادہ کہتے ہیں کہ اس آیت میں بیماری سے مراد شک ہے جبکہ ابن زید کہتے ہیں کہ اس سے مراد دین میں مرض ہے نہ کہ جسمانی مرض اور اس سے مراد منافقین ہیں اور مرض سے مراد وہ شک ہے جو انہیں اسلام کے متعلق ہے۔

۸. ﴿أولئك الذين اشتروا الضللة بالهدى فما ربحت تجارتهم وما كانوا مهتدين﴾[33]

"یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے گمراہی کو ہدایت کے بدلے خرید لیا انہیں ان کی تجارت کا فائدہ نہ ہوا نہ یہ ہدایت پانے والے ہیں"۔

- امام قتادہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ہدایت پر گمراہی کو پسند کیا۔ فرماتے ہیں اللہ کی قسم میں نے انہیں دیکھا کہ وہ ہدایت سے گمراہی کی طرف، جماعت سے گروہ بندی کی طرف، امن سے خوف کی طرف اور سنت سے بدعت کی طرف نکل گئے۔
- حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ ضلالت سے مراد کفر اور ہدایت سے مراد ایمان ہے۔[34]

اس آیت کے بارے میں امام قتادہ اور دیگر علماء کے اقوال مختلف ہیں امام قتادہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ہدایت پر گمراہی کو پسند کیا۔ جماعت سے گروہ بندی کی طرف گئے جب کہ حضرت ابن عباسؓ اس سے یہ مراد لیتے ہیں کہ ضلالت سے مراد ایمان ہے۔

۹. ﴿وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَى عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ﴾[35]

"اگر تمہیں اس کلام کے بارے میں کوئی شک ہے جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا تو اس جیسی ایک سورت لے آؤ اور اپنے گواہوں کو بلاؤ اگر تم اپنے دعوے اور خیال میں سچے ہو"۔

- امام قتادہ کہتے ہیں کہ مذکورہ آیت میں "رَیْب" کا معنی شک ہے اور مثلہ میں ضمیر کا مرجع قرآن ہے یعنی ایسا کلام پیش کرو جو قرآن کی مثل حق اور سچ ہو اس میں باطل اور جھوٹ کی آمیزش نہ ہو۔
- امام ابن ابی حاتم نے حضرت حسنؒ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت کریمہ ان کفار کے متعلق ہے جو اس چیز (قرآن) میں شک کرتے تھے جو محمد ﷺ لائے تھے۔[36]

اس آیت کے بارے میں امام قتادہ اور دیگر علماء کے اقوال ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ امام قتادہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان مشرکین کو چیلنج کیا ہے کہ قرآن جیسا کوئی کلام پیش کرو جو حق اور صحیح ہو اس میں جھوٹ کی آمیزش نہ ہو جب کہ حسن کہتے ہیں کہ اس آیت میں کفار کے بارے میں بیان ہوا ہے کہ وہ قرآن میں شک کرتے تھے جو محمد ﷺ لائے۔

۱۰. ﴿وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ قَالُوا أَتُحَدِّثُونَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَاجُّوكُمْ بِهِ عِنْدَ رَبِّكُمْ أَفَلَا تَعْقِلُونَ﴾[37]

"یہودی ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے جب آپس میں اکیلے ہوتے ہیں تو کہتے ہیں تم ان کی باتیں بیان کرتے ہو جو اللہ نے تم پر انہیں فتح دی تاکہ وہ تمہارے خلاف اپنے رب کے پاس جھگڑا کریں کیا تم عقل نہیں رکھتے"۔

- امام قتادہ کہتے ہیں کہ یہ ایمان کا دعویٰ کرنے والے یہود تھے۔ جب وہ ایمان لائے وہ ایسا اس لئے کرتے تاکہ وہ مسلمانوں کو خوش کریں اور جب تنہائی میں ایک دوسرے سے ملتے تو ایک دوسرے کو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو ان پر احکام بیان فرمائے ہیں اور ان کی کتاب میں جو محمد ﷺ کی رفعت وعظمت کا ذکر کیا ہے اس کو بیان نہ کیا کرو، اگر تمام یہ چیزیں مسلمانوں کے سامنے بیان کروگے تو وہ تمہارے خلاف تمہارے رب کے حضور حجت بنائیں گے فرمایا جو وہ مسلمانوں سے مل کر اپنے ایمان کا اعلان کرتے ہیں اور تنہائی میں جو محمد ﷺ کا انکار کرتے ہیں اور ان کی تکذیب کرتے ہیں ان سب چیزوں کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔
- حضرت عباسؓ سے روایت ہے کہ اس آیت میں یہود سے منافقین مراد ہیں اور "**بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ**" کا مطلب یہ ہے کہہ اس نبی کی وجہ سے جو اللہ نے تمہیں اعزاز بخشا۔[38]

اس آیت کے بارے میں امام قتادہ اور حضرت عباسؓ کے اقوال ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ امام قتادہ کہتے ہیں آیت میں ایمان کا دعوی کرنے والے یہود تھے جب وہ ایمان والوں سے ملتے تو کہتے کہ ہم ایمان لائے لیکن جب اپنے ساتھیوں سے ملتے تو کہتے کہ اللہ تعالی نے جو ان کی کتاب میں رسول ﷺ کی رفعت کو بیان کیا ہے اس کا ذکر نہ کرو ورنہ وہ تمہارے خلاف تمہارے رب کے حضور حجت بنائیں گے جبکہ حضرت عباسؓ کہتے ہیں اس آیت میں یہود سے مراد منافقین ہیں۔

۱۱۔ **﴿فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَوَيْلٌ لَهُمْ مِمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَهُمْ مِمَّا يَكْسِبُونَ﴾**[39]

"ہلاکت ہے ان لوگوں کے لیے جو کتاب کو اپنے ہاوں سے لکھتے ہیں اور کہتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ وہ اس کے بدلے تھوڑی سی قیمت لے لیں ہلاکت ہے ان لوگوں کے لیے جو انہوں نے اپنے ہاتھوں سے لکھا ہلاکت ہے ان کے لیے جو وہ کماتے ہیں"۔

- امام قتادہ کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے لوگ اپنے ہاتھ سے کتابیں لکھتے تاکہ لوگوں سے بٹوریں اور کہتے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے نہ ہوتی تھی۔

- حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کے اوصاف تورات میں بیان فرمائے پھر جب رسول ﷺ تشریف لائے تو یہود کے علماء نے حسد کی بناء پر آپ کی صفات اپنی کتابوں میں نہیں پاتے۔

اس آیت کے بارے میں امام قتادہ اور دیگر علماء کے اقوال ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ امام قتادہ کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل اپنے ہاتھوں سے کتابیں لکھتے اور ان میں اللہ کے احکام کو بدل دیتے اور پیسے کمانے کی خاطر لوگوں کو کہتے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہیں جب کہ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ تورات میں رسول ﷺ کا ذکر تھا لیکن جب آپ تشریف لائے تو یہودی علماء نے اپنی کتاب میں تبدیلیاں کر دیں۔

۱۲. ﴿وقَالُوا لَن تَمَسَّنَا النَّار إِلا أَيَّاما مَّعدودةً قُل أَتخذْتمْ عندَ اللّه عَهْدًا فلَنْ يُخْلفَ اللّهُ عَهْدَه أَمْ تقُولُونَ عَلَى اللّه ما لَا تعلَمونَ﴾[40]

"وہ کہتے ہیں کہ ہمیں آگ صرف گنتی کے چند دن چھوئے گی، ان سے کہو کہ کیا تم نے اللہ سے کوئی عہد لیا ہے اور وہ اپنے عہد کی خلاف ورزی نہیں کرے گا یا تم وہ کہتے ہو جو تمہیں معلوم نہیں"۔

- اس آیت کے بارے میں امام قتادہ کہتے ہیں کہ اگر تم نے اللہ سے عہد لیا ہے تو پھر اللہ اپنے عہد کی خلاف ورزی نہیں کرے گا یا تم خود اپنی طرف سے اللہ تعالیٰ کے متعلق وہ بات کہتے ہو جو تم نہیں جانتے۔ فرماتے ہیں" قال القومہ"کا معنی یہ ہے تم نے جھوٹ بولا، باطل بات کی یعنی انہوں نے ایسی بات کی جو وہ نہیں جانتے تھے۔
- حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ یہود کہتے تھے کہ دنیا کی مدت سات ہزار سال ہے اور ہمیں دنیا کے ایام کے مطابق ہر ہزار سال کے بدلے ایک دن آگ میں عذاب دیا جائے گا اور یہ سات ایام بنتے ہیں پھر عذاب ختم ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ آیت نازل فرمائی۔

اس آیت کے بارے میں امام قتادہ اور دیگر علماء کے اقوال میں فرق ہے۔ امام قتادہ کہتے ہیں کہ اس آیت میں یہود کے بارے میں ذکر ہے کہ اگر تم نے اللہ سے عہد لیا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اپنے عہد کی خلاف ورزی نہیں کرے گا۔ تم خود اپنی طرف سے اللہ تعالیٰ کے بارے میں وہ بات کہتے ہو جو تم نہیں جانتے اور عباسؓ کہتے ہیں کہ یہود کہتے تھے دنیا سات ہزار سال تک رہے گی اور ہمیں دنیا کے ایام کے مطابق ہر ہزار سال کے بدلے ایک دن آگ میں عذاب دیا جائے گا اور یہ سات ایام بنتے ہیں پھر یہ عذاب ختم ہو جائے گا۔

نتائج تحقیق

- امام قتادہ مفسر قرآن اور شاگرد صحابیِ رسول ہیں آپ کی کی گئی تفسیر قرآن اقرب الی الصواب اور ماثور ہے۔
- بعد میں آنے والے مفسرین کرام تفسیر بالماثور کے لیے آپ کی تفسیری اقوال کے محتاج ہیں۔
- امام قتادہ و ممارزقنھم ینفقون سے مراد اللہ کے فرائض میں خرچ کرنا ہے اور دیگر علماء کے نزدیک اس سے مراد زکوۃ ہے۔
- الصلاۃ الوسطیٰ سے دیگر علماء کے نزدیک صبح کی نماز ہے اور امام قتادہ کے نزدیک عصر کی نماز ہے اور اس آیت میں امام قتادہ کا قول راجح ہے۔
- الحج اشھر معلومات سے امام قتادہ کے نزدیک شوال ذی قعدہ اور ذی الحجہ کے دس دن ہیں جب کہ دیگر مفسرین کے نزدیک ذوالحجہ کا مہینہ کے دس دن مراد ہیں اور یہی قول راجح ہے۔
- لمن اتقیٰ سے مراد امام قتادہ کے نزدیک حج میں گناہ سے بچنا ہے اور ابن عباس کے نزدیک حالت حج میں شکار سے بچنا ہے یہاں امام قتادہ کا قول راجح ہے۔
- اشتروا الضللۃ بالھدیٰ سے مراد ابن عباس ایمان کے بدلے کفر خریدنا مراد لیتے ہیں جبکہ امام قتادہ سنت کے بدلے بدعت، امن کے بدلے خواف وغیرہ بھی مراد لیتے ہیں۔
- واذا لقوا الذین امنوا قالو آمنا۔ امام قتادہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں کے سامنے ایمان کا دکھاوا کرنے والے یہود تھے اور دیگر علماء اس مراد منافقین لیتے ہیں لیکن آیت کا سیاق بتاتا ہے کہ اس سے مراد یہود ہی تھے۔
- یہود کے بارے میں جہاں اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا کہ وہ کتاب کو اپنے ہاتھوں سے لکھ کر من عند اللہ ہونے کا دعویٰ کرتے تھے، وہاں ابن عباس یہ لکھتے ہیں یہود آپ ﷺ کی صفات کو مٹا کر باقی باتیں بیان کرتے تھے جبکہ قتادہ مطلقا اس سے مراد تورات میں ردوبدل لیتے ہیں اور یہ زیادہ راجح ہے۔

(References الھوامش)

[1]۔ الذهبي، محمد بن أحمد بن عثمان، تذكرة الحفاظ، دار الكتب العلمية بيروت–لبنان، ١٩٩٨م، ١/٩٢

Al-Zahbi, Muhammad Bin Ahmad Bin Usman, Tazkar Tul Hufaz, Darul Kutubul Ilmiya, Bairoot, Labnan, 1998, 1/92

[2]۔ نواب صدیق حسن۔ مجموعہ علوم قرآن، دار ابی الطیب، لاہور، ۲۰۱۴، ص: ۸۷۱

Nawab Siddique Hassan, Majmoa Uloom ul Quran, Dra e Abi altayyab, Lahore, 2014, p:871

[3]۔ الذهبي، تذكرة الحفاظ، ١/٩٢

Al-Zahbi, Tazkar Tul Hufaz, 1/92

[4]۔ الذهبي، تذكرة الحفاظ، ١/٩٣

Al-Zahbi, Tazkar Tul Hufaz, 1/93

[5]۔ انس بن مالک بن عامر اصبحی نبی کریم ﷺ کے خدمت گزار تھے، دس سال کی عمر میں ان کی والدہ انہیں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کرنے کے لیے مدینہ لے آئیں، کثیر الرویہ صحابہ میں سے ہیں، بدر میں بھی نبی کریم ﷺ کے کدمت گزار رہے نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد مدینہ میں رہے بعد میں بصرہ چلے گئے وہیں وفات پائی۔ ابن حجر العسقلاني أحمد بن علي بن محمد بن أحمد (المتوفى: ٨٥٢هـ)، الإصابة في تمييز الصحابة، تحقيق: عادل أحمد عبد الموجود وعلى محمد معوض، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى - ١٤١٥هـ، انس بن مالك، نمبر ١/٢٧٥-٢٧٧

Ibn–E–Hajar Al–Asqalani, Ahmad Bin Ali Bin Ahamd, Alisaba Fi Tamyeez Alsihaibah, Researcher: Adil Ahmad Abdul Mojod O Ali Muhammad Muoz, Darul Kutubul Ilmiya, Bairoot, Labnan, 1415, Anas Bin Malik, 1/275-277

[6]۔ سعید بن مسیب سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آغاز کے دو سال بعد پیدا ہوئے سیدنا ابو ہریرہ اور سیدنا عمر کے شاگرد تھے انہیں سیدنا ابو بکر سیدنا عمر کے سارے فتاوی یاد تھے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے داماد بھی تھے فقہائے سبعہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ يوسف بن عبد الرحمن بن يوسف، أبو الحجاج، جمال الدين ابن الزكي أبي محمد القضاعي الكلبي المزي (المتوفى: ٧٤٢هـ) تهذيب الكمال في أسماء الرجال، المحقق: د. بشار عواد معروف، مؤسسة الرسالة بيروت، ١٩٨٠، ١١/٧١

Yosuf Bin Abdul Rehman, Abo Alhajaj, Tahzeeb Ul Kamal Fi Asma Alrijal, Researcher: Bashar Awwad, Mosasat Ur Risalah, Bairoot, 1980, 11/71

[7]۔ حسن بصری حضرت عمر کی خلافت کے ختم ہونے سے دو سال قبل پیدا ہوئے ان کی والدہ ام سلمہ رضی اللہ عنھا کی لونڈی تھیں، آپ نے ابن عباس ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنھم سے علم حاصل کیا۔ اور کثیر الفتاوی ہیں۔ ابن سعد محمد بن سعد بن منيع الهاشمي بالولاء، البصري، (المتوفى: ٢٣٠هـ) الطبقات الكبرى، تحقيق: محمد عبد القادر عطا، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى، ١٩٩٠م، ٧/١١٩

Ibn E Saad, Muhammad Bin Saad Bin Munee Alhashmi, Altabqat Ul Kubra, Darul Kutubul Ilmiya, Bairoot, Labnan, Taba Ola, 1990, 7/119

[8]۔ عطا بن ابی رباح غلام تھے اور مکہ میں پرورش پائی، آپ مناسک کو سب زیادہ جاننے والے تھے، ۸۸ھ میں فوت ہوئے۔ ابن سعد بن منيع، الطبقات الكبرى، ٦/٢٢

Ibn E Saad Bin Munee, Altabqat Ul Kubra, 6/22

[9]۔ عکرمہ ابن عباس کے غلام ہیں ان کی وفات کے بعد انہیں خالد یزید بن معاویہ نے خرید لیا ابن عباس انہیں قرآن اور علم سکھاتے تھے آپ تمام لوگوں سے زیادہ تفسیر کا علم رکھنے والے تھے۔ وہ اسی سال کی عمر میں ۱۰۵ھ میں فوت ہوئے۔ ابن سعد بن منيع، الطبقات الكبرى، ٥/٢٢٤

Ibn E Saad Bin Munee, Altabqat Ul Kubra, 5/224

[10]۔ الذهبي، تذكرة الحفاظ، ١/٩٢

Al-Zahbi, Tazkar Tul Hufaz, 1/92

[11]۔ أيضا ١/٩٣

Ibid, 1/93

12ـ ابن حجر العسقلاني، أحمد بن علي، تهذيب التهذيب، دائرة المعارف النظامية، الهند، ١٣٢٦هـ، ٨/٣٥٥

Ibn –E-Hajar Alasqalani, Ahmad Bin Ali Bin Ahamd, Thzeeb Ut Tehzeeb, Dar Almaarif Alnizamiya, Alhind, 1326, 8/355

13ـ ابن حجر العسقلاني، تهذيب التهذيب، ٨/٣٥٣

Ibn –E-Hajar Alasqalani, Thzeeb Ut Tehzeeb, 8/353

14ـ ایضا

Ibid

15ـ الذهبي، تذكرة الحفاظ، ١/٩٤

Al-Zahbi, Tazkar Tul Hufaz, 1/94

16ـ ابن حجر العسقلاني، تهذيب التهذيب، ٨/٣٥٣

Ibn –E-Hajar Alasqalani, Thzeeb Ut Tehzeeb, 8/353

17ـ شاہ معین الدین، احمد ندوی، سیر الصحابہ، دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی، ۷/۳۱۰

Shah Mueen ud Deen, Ahmen Nadvi, Siyarus Sihabah, Darul Ishaat, Urdu Bazar MA Jinnah Road Karachi, 7/310

18ـ البقرة:٣

Ạl̂-Baqaratु: 3

19ـ ابن كثير، إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي البصري ثم الدمشقي (المتوفى: ٧٧٤هـ)، تفسير القرآن العظيم، دار طيبة للنشر والتوزيع، الطبعة: الثانية ١٤٢٠هـ -١٩٩٩، ١/١٦٨

Ibn-E-Kaseer, Ismail Bin Umer Bib Kaseer Aldimishqi, Tafseer Quran-Ul-Azeem, Dar Tayiba Lilnashar Wa Tozee, Attabatus Sania, 1999, 1/168

20ـ أيضا

Ibid

21ـ البقرة: ٤٥

Ạl̂-Baqaratु: 45

22ـ السيوطی، جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر، (المتوفى: ٩١١هـ)، تفسير در منثور، دار الفكر بيروت، ١/١٦٣

Al-Siyoti, Jalal udden Abdur Rehman Bin Abi Bakar, Tafseer Dur-E-Mansoor, Darul Fikar, Bairoot, 1/163

23ـ البقرة: ٢٣٨

Ạl̂-Baqaratु: 238

24ـ السيوطي، جلال الدين، تفسير درمنثور، ١/٧٨٨

Al-Siyoti, Jalal udden, Tafseer Dur-E-Mansoor, 1/788

25ـ البقرة:١٩٧

Ạl̂-Baqaratु: 197

26ـ ابن كثير، تفسير ابن كثير، ١/٢٧٦،٢٧٧

Ibn-E-Kaseer, Tafseer Ibn-E-Kaseer, 1/276,277

27ـ البقرة: ٢٠٣

Ạl̂-Baqaratु: 203

[28]۔ السيوطي ، جلال الدين، تفسير در منثور، ۱/۶۱۰،۶۰۹

Al-Siyoti, Jalal udden, Tafseer Dur-E-Mansoor, 1/609,610

[29]۔البقرة:۲۳۴

Ạl̂-Baqaraẗu: 234

[30]۔ ابن كثير، تفسير ابن كثير، ۱/۳۲۵

Ibn-E-Kaseer, Tafseer Ibn-E-Kaseer, 1/325

[31]۔ البقرة:۱۰

Ạl̂-Baqaraẗu: 10

[32]۔ السيوطي، تفسير در منثور، ۱/۹۰

Al-Siyoti, Tafseer Dur-E-Mansoor, 1/90

[33]۔ البقرة: ١٦

Ạl̂-Baqaraẗu: 16

[34]۔ السيوطي، تفسير در منثور، ١/٩٤

Al-Siyoti, Tafseer Dur-E-Mansoor, 1/94

[35]۔ البقرة:۲۳

Ạl̂-Baqaraẗu: 23

[36]۔ السيوطي، تفسير در منثور، ۱/۱۰۳

Al-Siyoti, Tafseer Dur-E-Mansoor, 1/103

[37]۔ البقرة:۷۶

Ạl̂-Baqaraẗu: 76

[38]۔ السيوطي، تفسير در منثور، ١/٢٢٥،٢٢٦

Al-Siyoti, Tafseer Dur-E-Mansoor, 1/225,226

[39]۔ البقرة:۷۹

Ạl̂-Baqaraẗu: 79

[40]۔ البقرة:۸۰

Ạl̂-Baqaraẗu: 80